Langat Singh College, Muzaffarpur

NAAC Grade – 'A'
(A Constituent unit of B.R.A. Bihar University, Muzaffarpur)

H.O.D.
PG Deptt of Urdu

Email:
lscollegeprincipal@gmail.com

Ref. No.:..........

Date : 04.05.2020

B. A (Part - II) Urdu Hons

Paper – III

Topic - Nazm (Deen-o-Siyasat)

Dr Zarina Rohman
Associate Professor
Deptt of Urdu. L. S. College.
Muzaffarpur.

Contact No - 9334940186

Contact day and time –

Tue, Thus – 11 AM to 1 P.M

Zarina Rahman
04.05.2020

دین و سیاست

اس عنوان کے تحت اقبال نے بتایا ہے کہ دین اور سیاست میں علیحدگی کے کون کون سے اسباب ہیں۔ دورِ حاضر میں عام طور پر کہا جاتا ہے کہ دین ایک ذاتی اور نجی عقیدہ ہے اور سیاست سے اسکا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسی خیال سے بیشتر ملکوں میں دین اور سیاست کو ایک دوسرے سے جدا کر دیا ہے اور اسطرح لادین سیاست نے لادینی حکومت (Secular State) کی بنیاد ڈالی ہے۔

اقبال کا کہنا ہے کہ عیسائی مذہب کی بنیاد ترکِ دنیا یعنی رہبانیت ہے۔ عیسائی مذہب میں بہترین مذہبی انسان وہی سمجھا جاتا ہے جو دین کی راہ میں دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرلے۔ چنانچہ خانقاہیت جو عیسائی مذہب کا خاص ادارہ ہے اسی بنیاد پر قائم ہے۔ عیسائی مذہب چونکہ ترکِ دنیا کا قائل ہے اس لئے حکومت یا سیاست سے اسکا کوئی رشتہ باقی نہیں رہتا۔ یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ عیسائی ممالک نے لادین سیاست اور لادین حکومت کی ہوئی۔ اب انسانی زندگی کے اسطرح دو حصوں میں بٹ جانے کا نتیجہ یہ ہوا کہ جو لوگ حکومت کے معاملات میں دخل انداز ہوئے انہیں مذہب سے کوئی واسطہ نہ رہا۔ مذہب ہی حق اور ناحق جائز اور ناجائز کا احساس دلاتا ہے۔ اسطرح اہلِ حکومت کی امیری اور وزیری ہوس کا شکار ہوگئی۔ اہلِ کلیسا نے اس تقسیم کے خلاف آوازیں تو بلند کیں لیکن یہ اس تقسیم

کو روک نہ سکیں ۔ ظاہر ہے کہ حکومت کے اہل کار جب مذہب و اخلاق کے بندھنوں سے آزاد ہو کر عہدے سنبھالیں گے تو وہ ایسا ظلم و غضب پیش نہ کریں گے ۔ جس میں وہ خود کو عدل اور انصاف کے معاملے میں خدا یا خالق کائنات کے سامنے جوابدہ سمجھیں گے ۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ جو لوگ حکومت کی باگ ڈور سنبھالتے ہیں وہ چالاکی اور عیاری سے ذاتی یا جماعتی مفاد پرستی اختیار کرتے ہیں ۔

اس لیے عام انسانوں کی داد نہیں ہوتی ۔ یہی وجہ ہے کہ اقبالؒ لادین سیاست یا ملک یا حکومت کو دین اور مذہب دونوں ہی کے لیے بدنصیبی اور نامرادی تصور کرتے ہیں ۔ اور اس طریقہ کار کو تہذیب کا انوکھا پن قرار دیتے ہیں ۔ اس طریقہ کے خلاف دوسرا اصول اسلام کا اصول ہے ۔ جیسے رسول اللہ ﷺ نے پیش کیا ۔ اس اصول میں دین اور سیاست زندگی کے دو علیحدہ اور مختلف شعبے نہیں ہیں ۔ دنیا کا انتظام اور حکومت کی باگ ڈور سنبھالنے والے بیک وقت حکومت کے اہل کار بھی ہیں اور مذہب کے علمبردار ہیں بھی ۔ ایسی صورت میں مسلمانوں کا کوئی خلیفہ یا حکومت کا کوئی کارندہ حکومت کے فرائض بھی ایک دینی فریضہ کی حیثیت سے انجام دیتا ہے اور خود کو قوم کے ساتھ خدا کے سامنے بھی جوابدہ سمجھتا ہے ۔ چنانچہ اقبالؒ اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ انسانیت کی حفاظت کے لیے اہل دین اور اہل سیاست لازماً ایک دوسرے کے آئینہ دار ہوں ۔ اقبالؒ دور حاضر کی لادینی کے مخالف ہیں

— x —